رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۰۹۲

کتاب نما

جلد ۲ | مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی | نمبر ۸

مضامین رشید

پروفیسر رشید احمد صاحب صدیقی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ اردو کے چند منتخب لکھنے والوں میں ہیں خصوصاً ان کی مزاحیہ نگاری ملک کے ہر طبقے میں غیر معمولی مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ اب تک ان کے مضامین مختلف رسالوں میں منتشر تھے۔ اصحاب ذوق کی یہ خواہش تھی کہ یہ بے بہا موتی ایک لڑی میں پروئے جائیں۔ آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ ان کے مضامین کا ایک مجموعہ ابھی ابھی مکتبہ جامعہ کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ تمام مضامین دریائے ظرافت سے سینچی ہوئی کشت زعفران، تر و تازہ شاداب اور فرحت بخش۔ کتابت و طباعت اور ظاہری خوش نمائی میں بھی خاص اہتمام سے کام لیا گیا ہے۔

قیمت مجلد دو روپے (۲ر)

واردات

منشی پریم چند آنجہانی کے جادو نگار قلم کے ان ۱۳ مختصر مگر نہایت کامیاب افسانوں کا مجموعہ ہے جو مختلف رسائل میں منتشر تھے۔ منشی نے ان کی ترتیب و اشاعت کا کام مکتبہ کے سپرد کیا تھا اور اس کے لئے عنوان خود ہی "واردات" تجویز کیا تھا۔ یہ افسانے ہماری معاشرت اور سماج کی تصویریں ہیں جو افسانوں کی شکل میں منشی جی نے پیش کی ہیں۔

کاغذ عمدہ۔ کتابت و طباعت اعلیٰ ظاہری خوش نمائی خاص طور سے ملحوظ رکھی گئی ہے۔

قیمت ایک روپیہ (عہ)

معاہدۂ عمرانی

از ژاں ژاک روسو۔ مترجمہ ڈاکٹر محمود حسین خاں صاحب بی۔ اے (جامعہ)، ایم۔ اے، پی ایچ ڈی (ہائیڈلبرگ)۔

حریت، اخوت اور مساوات جس کا عملی پیام دنیا کو اسلام نے پہنچایا تھا اس کی سیاسی تبلیغ، یورپ میں روسو کے (Social Contract) معاہدۂ عمرانی نے کی۔ روسو کا کمال یہ ہے کہ اس نے سیاست مدن کے دقیق مسائل باتوں باتوں میں سمجھا دئے ہیں۔ اس کی یہ کتاب جو معنوی حیثیت سے فلسفۂ سیاست کی سب سے اہم کتاب ہے، زبان اور طرز بیان کے لحاظ سے سہل ہے۔ کتابت و طباعت کے ساتھ ساتھ اس کی ظاہری خوش نمائی میں بھی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی گئی ہے۔

قیمت مجلد دو روپے (۲ر)

مکتبہ جامعہ کی شاخیں

آپ اپنی پسند کی کتابیں مکتبہ جامعہ، قرول باغ نئی دہلی کے علاوہ مندرجہ ذیل مقامات سے بھی طلب فرما سکتے ہیں

لکھنؤ	دہلی	لاہور
لکھنؤ میں شاخ کھلنے کے انتظامات ہو رہے ہیں۔ ارباب ذوق آئندہ اعلان کا انتظار فرمائیں۔	شاخ مکتبہ جامعہ، جامع مسجد	مکتبہ پنجاب، ریلوے روڈ

داغ کے سو شعر

نواب مرزا خاں نام۔ داغ تخلص۔ دہلی کے رہنے والے۔ ولادت ۲۵ مئی ۱۸۳۱ء وفات ۱۹۰۵ء

والد کا نام نواب شمس الدین تھا جو نواب ضیاء الدین نواب لوہارو کے بھائی تھے۔ داغ کی عمر ۶ برس کی تھی کہ والد نے انتقال کیا۔ اس کے بعد ماں نے شہزادہ فتح الملک مرزا محمد سلطان عرف مرزا فخرو ولی عہد بہادر شاہ ظفر سے نکاح کر لیا اور شوکت محل کا خطاب پایا۔ داغ بھی ماں کے ساتھ لال قلعہ میں رہنے لگے۔ وہیں ابتدائی تعلیم و تربیت حاصل کی۔

داغ نے فارسی مولوی غیاث الدین رامپوری مؤلف غیاث اللغات سے پڑھی۔ چند درس غلام حسین شکیبا شاگرد میر تقی میر سے لئے۔ بانک اور خطاطی سید امیر پنجہ کش سے سیکھی اور فن سپہ گری و شہسواری کی تعلیم خود ولی عہد بہادر اور دوسرے نامی گرامی استادوں سے حاصل کی۔ بہادر شاہ ظفر ان کی غیر معمولی ذہانت اور ذکاوت سے اتنے خوش ہوئے کہ شاعری کے سلسلہ میں انھیں اپنے استاد ذوق کے سپرد کیا۔ غرض اس زمانے کے مطابق داغ کی تعلیم و تربیت جو بہتر سے بہتر ہو سکتی تھی ہوئی۔

داغ کی عمر ۲۰ برس کی تھی کہ مرزا فخرو نے انتقال کیا۔ اور ان سے قلعہ معلی چھوٹ گیا۔ اس کے دس ماہ بعد ہی غدر ہوا اور داغ نے اپنے سامنے دلی کو اجڑتے ہوئے دیکھا۔ کچھ عرصہ تک تو داغ پریشان حال رہے۔ پھر رامپور پہنچے۔ اس وقت نواب یوسف علی خاں ناظم برسر حکومت تھے۔ انھوں نے داغ کو اپنے صاحبزادے نواب کلب علی خاں کا مصاحب مقرر کر دیا۔ جب اپنے والد کے انتقال کے بعد نواب کلب علی خاں والی رامپور ہوئے تو داغ کی عزت و منزلت میں اور اضافہ ہوا۔ اور یہ نواب کے مقرب خاص مقرر ہوئے اور انہی کے ہمراہ حج بیت اللہ سے بھی شرف یاب ہوئے۔

۱۸۸۷ء میں نواب کلب علی خاں کا انتقال ہوا۔ اور شعرائے باکمال کا اجتماع درہم برہم ہو گیا۔ داغ بھی دو برس ادھر ادھر گھومتے رہے۔ ۱۸۸۸ء میں حیدرآباد گئے۔ ۱۸۹۱ء میں نظام دکن نواب میر محبوب علی خاں نے اپنا صاحب پھر استاد مقرر کیا۔ پہلے ساڑھے چار سو روپیہ ماہوار تنخواہ مقرر کی۔ پھر ایک ہزار کئے اور آخر ڈیڑھ ہزار ماہوار کر دئے۔ اس کے علاوہ جہاں استاد، بلبل ہندوستان، ناظم یار جنگ، دبیر الدولہ، فصیح الملک کے خطابات سے سرفراز فرمایا۔

غرض اردو کے کسی شاعر کو اتنا اعزاز نصیب نہیں ہوا جتنا داغ کو ملا۔

۱۹۰۵ء مطابق ۱۳۲۲ھ میں [illegible] حیدرآباد میں داغ نے بعارضہ فالج انتقال کیا اور عید [illegible] کے دن حضرت یوسف صاحب شریف صاحب کی درگاہ میں دفن ہوئے۔ (یہیں ان کے ہمعصر حضرت امیر مینائی بھی مدفون ہیں) ان کے نام "نواب مرزا داغ" سے تاریخ وفات نکلتی ہے۔

داغ بلند قامت تھے جثہ قد کے تناسب تھا۔ رنگ سیاہی مائل تھا اور چہرے پر چیچک کے کچھ داغ تھے۔ گھر میں آغا بانی کے ململ کے کرتے۔ اور سفری لگے ہوئے ڈھیلے پاجامے پہنتے تھے۔ باہر جاتے تو شیروانی اور چوڑی دار پاجامہ پہنتے۔ سر پر حیدرآبادی دستار ہوتی۔ پہلے چوگوشہ مخملی ٹوپی پہنتے تھے۔

داغ بہت نازک مزاج اور نفاست پسند تھے۔ روز غسل کرتے۔ صبح شام دو جوڑے بدلتے۔ خوشبو کا بہت شوق تھا۔ فطرتاً بہت خلیق متواضع اور خوش طبع تھے۔ مذہباً اہل سنت کے فرقے سے تعلق رکھتے تھے۔ شراب کو کبھی منہ نہ لگایا البتہ شاہد باز تھے چنانچہ اس سلسلہ میں ان کی محبوبہ حجاب اور اس کے واقعات کافی مشہور ہیں۔

داغ کی بیوی کا انتقال ان سے ۲۰ برس پہلے ہوا۔ اور انھوں نے ایک لڑکی لاڈلی بیگم چھوڑی جن کی شادی نواب سراج الدین احمد خاں صاحب سائل دہلوی سے ہوئی۔

داغ کے شاگردوں کی فہرست بہت طویل ہے۔ لیکن ان میں سے نوح ناروی، بیخود دہلوی، سائل دہلوی، احسن مارہروی، آغا شاعر دہلوی، ڈاکٹر اقبال، جگر مرادآبادی اور سیماب اکبرآبادی خصوصیت سے مشہور ہیں۔

داغ کے چار دیوان گلزار داغ، آفتاب داغ، مہتاب داغ اور یادگار داغ کے نام سے شائع ہوئے ہیں یہ سب ملا کر کافی ضخیم ہو جاتے ہیں اور زیادہ تر غزلوں پر مشتمل ہیں۔

داغ کی شاعری حسن و عشق کی شاعری تھی۔ انھیں صرف غزل سے واسطہ تھا اس سے آگے انھوں نے کبھی قدم نہ رکھا۔ لیکن اس میدان میں وہ کمالات دکھائے کہ اردو غزل کو گلزار بنا دیا۔

مولانا حامد حسن قادری فرماتے ہیں "غزل کی خوبی کے لئے ضروری ہے کہ الفاظ فصیح و شیریں ہوں۔ بندش چست و صحیح ہو۔ محاورات کا استعمال موزوں اور برمحل ہو اور طرز ادا میں جدت ہو۔ داغ کے یہاں یہ سب چیزیں بہتر سے بہتر ہیں اس پر شوخی بیانی اور ظرافت طرازی کا اضافہ ہے۔ یہی داغ کا طرز خاص ہے۔"

اس سے بہتر داغ کی شاعری پر کوئی تبصرہ نہیں ہو سکتا۔ داغ نے معاملات حسن و عشق کو اتنے شیریں الفاظ میں اور ایسی چست بندش کے ساتھ نظم کیا ہے کہ اس کا جواب نہیں۔ اس پر زبان کی انتہائی صفائی۔ روزمرے کا استعمال اور شوخی مستزاد [illegible] داغ کی شاعری تو علمی نہیں بلکہ [illegible] ہے اور ان کے ضخیم دواوین کا اگر سختی سے انتخاب کیا جائے تو ان کا یہ منتخب کلام ان "تیر و نشتر" کا حامل ہوگا جو دوسرے کے یہاں کم ملیں گے۔ قیمت عمر

سلطان ابن سعود

سوانح حیات سلطان عبد العزیز بن ابن سعود والی حجاز و نجد و ملحقاتہا۔ اس میں پہلی سعودی حکومت کے کارنامے، عرب میں ترکی اور مصری حکومتوں کے الجھے ہوئے حالات، خاندان رشید کی المناک سرگزشت، تحریک وہابیت کی تبلیغ، تحریک اخوان کی بنا و تاسیس، سلطان ابن سعود کے عہد جہد کے حالات و کوائف اور درخشندہ فتوحات، ملکی انتظامات، اصلاحات، علوم و فنون کی ترویج و تشویق، نجدی معیشت و معاشرت اور متعدد چیزوں سے بحث کی گئی ہے۔ قیمت عہ

حیات حافظ رحمت خاں

یہ کتاب فن تذکرہ یا فن سوانح نگاری کا ایک نمونہ ہے جس کو اردو زبان میں سید الطاف حسین صاحب بی۔ اے (علیگ) بریلوی نے علمی دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس کتاب میں موصوف نے روہیل کھنڈ کے سپہ سالار اعظم اور نامور مدبر حکمراں کے حالات کو اردو میں ایک جگہ جمع کرنے کی پہلی کوشش کی ہے۔ اور ان غلط فہمیوں کو جو عام طور سے پیدا ہو گئی ہیں، مستند تاریخی واقعات پیش کرتے ہوئے دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور ان کی خدا ترسی، پاکبازی، دوست نوازی، معاملہ فہمی، شجاعت اور علم دوستی کے مخصوص واقعات لکھے ہیں۔ قیمت [illegible]

مصطفیٰ کمال پاشا

سید اشفاق حسین صاحب ایم۔ اے نے یہ کتاب بچوں کے خیال سے لکھی ہے اور کوشش کی ہے کہ غازی کمال پاشا کی سیرت کے تمام زندگی بخش پہلو نمایاں ہو جائیں۔ انداز تحریر میں بچوں کے مذاق، زبان اور عام دلچسپی کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے۔ چھوٹے چھوٹے واقعات اور جنگ کے حالات مختصر طور سے بیان کئے گئے ہیں۔ ترکی کی زراعت، صنعت و حرفت، فوج اور پولیس وغیرہ سے بھی بحث کی گئی ہے۔ قیمت عمر

انشائے لطیف

یہ لطیف الدین احمد صاحب کے افسانوں کا مجموعہ ہے افسانے حسب ذیل ہیں:۔

(۱) سنستان کی شہزادی۔ (۲) میں ہوں اپنی شکست کی آواز (۳) حسن رباب کا دشمن۔ (۴) عورت کا تجزیہ حیات (۵) نکوحش۔ (۶) اخلاقی حد۔ (۷) کامران ناکامی۔ (۸) عیش مختصر (۹) عروس نیل۔ (۱۰) تخریب کا انجام (۱۱) ماہ مائے عیاں۔ (۱۲) ایک انکشاف۔ (۱۳) قرب محبت۔ (۱۴) اشتراکی ایک کرن۔ (۱۵) بیداری کا خوشنما گیت

اعلان

(۱) کتاب نما مصنفین اور ناشرین کا اخبار ہے۔
(۲) ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔
(۳) سالانہ قیمت صرف آٹھ آنے (۸؍) ہے۔

کتاب نما

اردو اکیڈمی

جامعہ ملیہ اسلامیہ جہاں ایک طرف قومی تعلیم کا تجربہ کر رہی ہے وہاں دوسری طرف اس کے پیش نظر زبان کو جدید علوم سے بھی روشناس کرانا ہے۔ ایک عرصے تک ہو شربا داستانیں چند کلیات اور داسوختیں ہندوستانی زبان کا کل سرمایہ رہا۔ مگر جس زبان کو آگے چل کر ہندوستان کی مشترک زبان ہونا تھا اس کے لئے اول کے یہ جلوے کافی نہیں ہو سکتے۔

ادب جمہور کے رجحانات کا ترجمان ہوتا ہے۔ وہ جمہور کو نیند سے جگانے کے لئے کہیں "بانگ درا" کی شکل اختیار کرتا ہے تو کہیں کشمکش حیات میں انہیں آگے بڑھانے کیلئے "ضرب کلیم" میں صورت پذیر ہوتا ہے۔ ان کی ذہنی تربیت کے لئے علوم و معارف کا روپ بھرتا ہے اور روحانی اور جمالی محسوسات کی تسکین کے لئے تخیلات کے تار رنگین میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ غرض ادب کی خصوصیت جمود نہیں بلکہ وسعت ہے۔ مگر کیا ہندوستانی ادب ان خصوصیات کا حامل تھا؟

انیسویں صدی میں ہندوستان میں برطانوی سامراج کے اقتدار کے ساتھ ساتھ نئے خیالات اور نئے رجحانات کی پرورش پانے لگے۔ انگلوں کی یہ روح خالص ہندوستانی قلب و دماغ کا قالب اختیار کرتی تو ہندوستان پر غیروں کی حکومت نہ ہوتی۔ مگر ایسا نہ ہوا ہم نے ہندوستانی زبان کو اپنی جگہ چھوڑ دیا اور انگریزی زبان اور انگریزی تخیل زندگی کو فروغ ہوتا گیا۔ ہندوستانی زندگی اور ہندوستانی زبان انگلوں اور ارمانوں کے اس چشمہ رواں سے محروم رہ گئی۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے سامنے قوم کی بدنصیبی کا یہ پہلو زیادہ نمایاں رہا اور اس نے تعلیم اور زبان دونوں میں ہندوستانی زندگی کی ضرورت اور ہندوستانی رنگ کو پیش نظر رکھا۔

اردو اکیڈمی کا قیام ہندوستانیوں کے علمی افلاس اور ادبی فرومائگی کو دور کرنے کی ایک کوشش تھی۔ اور خدا کا شکر ہے کہ اس نے اب تک جو کام کیا ہے اس کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے کہ اکیڈمی کو جامعہ کے مقاصد کی تکمیل میں کافی کامیابی ہوئی ہے۔

اردو اکیڈمی کا نظام کار جامعہ کے تعلیمی تخیل کے مطابق بنایا گیا تھا۔ تعلیم کا موجودہ نظام جس درجہ مسموم اور یاس انگیز ہے اس کا اندازہ اس تعلیم کے نتائج سے ہوتا ہے۔ بالکل یہی حقیقت ملک کے علمی اور ادبی مسائل پر بھی منطبق ہے۔

اکیڈمی نے علوم کو علوم کی طرح دیکھا، سمجھا اور سمجھایا۔ اور ہندوستانی زبان کے ذخیرہ کو وسیع کرنے کی کوشش کی۔

ہندوستان میں بحالت موجودہ سیاسی اور اقتصادی تنظیم اور ابتدائی تعلیم کی اصلاح کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اکیڈمی نے اپنی تصانیف میں اس کا بہت زیادہ احساس رکھا ہے چنانچہ سیاسی اور اقتصادی مسائل پر اکیڈمی نے بڑی کاوش اور محنت سے کتابیں شائع کی ہیں، اور اپنی زبان کے ذخیرے میں مغربی علوم کے تراجم سے معقول اضافہ کیا ہے۔

اکیڈمی کم و بیش دس سال سے ملک کی علمی خدمت انجام دے رہی ہے۔ اور جو کام اس کے پیش نظر ہیں اگر پورے ہو گئے — اور انشاء اللہ ضرور پورے ہوں گے — تو جامعہ اپنے ایک بڑے مقصد کو حاصل کر لے گی۔

اردو کانفرنس پٹنہ

مولانا عبد الحق صاحب معتمد انجمن ترقی اردو اورنگ آباد نے ہندی اور اردو کے موجودہ تنازع کو ختم کرنے اور ایک مشترکہ ہندوستانی زبان کی تعمیر کے لئے جو خدمات انجام دی ہیں، وہ محتاج تعارف نہیں۔ ہندوستانی کی کوششوں سے اگست کے آخری عشرے میں ہندوستانی زبان کو ترقی دینے اور اس کی ترویج و اشاعت کے مسائل پر بحث کرنے کی غرض سے ایک جلسہ پٹنہ میں منعقد ہوا تھا جس میں ہندوستان کے منتخب ادیبوں اور مصنفوں نے شرکت کی تھی۔ اس جلسے کے سلسلے میں ہندوستانی زبان کے مسئلے پر بابو راجندر پرشاد اور مولانا ممدوح کا ایک مشترکہ بیان اخبارات میں شائع ہوا ہے جس سے بڑی حد تک امید ہے کہ یہ تنازع جس نے علمی اور لسانی حدود سے آگے نکل کر ملک کی سیاسی فضا کو مکدر کر رکھا ہے ختم ہو جائیگا۔ اس بیان کا اہم ترین حصہ یہ ہے:

"ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہندوستان کی عام زبان ہندوستانی ہونی چاہئے جو دیوناگری ہر دو اقسام میں لکھی جانی اور تمام سرکاری اور تعلیمی مقاصد کیلئے تسلیم کی جانی چاہئے۔ ہندوستانی سے ہمارا مطلب شمالی ہندوستان کی زبان کے زیادہ تر عام استعمال کئے جانے والے الفاظ سے ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ عام استعمال ہی کے الفاظ انتخاب و لغت میں درج ہونے کی کسوٹی ہونا چاہئے۔ ہماری مزید رائے ہے کہ ہندی و اردو کے بحیثیت ادبی زبان پورے پورے حقوق محفوظ کئے جائیں۔"

ہمارا خیال ہے کہ اس بیان کے الفاظ میں خلوص اور صالحیت کی جو روح کارفرما ہے وہ ہندی اردو تنازع کو ختم کر کے ہندوستانی ادب کا ایک نگار جنی پیکر پیش کرے گی۔

صحیفۂ چین

سید اسد علی انوری صاحب نے چین کے مشہور حکیم و فلسفی کنفیوشس کی کتاب "شوکنگ" کا ترجمہ کیا ہے۔ یہ دنیا کے تاریخ کی سب سے پرانی کتاب ہے۔ اس کا زمانہ ۲۳۵۵ ق م سے ۶۲۸ ق م تک ہے۔

اصل ترجمے کے علاوہ اس کتاب میں تین ضمیمے بھی شامل کئے گئے ہیں۔ پہلا کنفیوشس کے مفصل حالات، اس کے فلسفہ اور اخلاقیات سے بحث کرتا ہے۔ دوسرے میں چین کے متعلق عام اور کارآمد واقفیت جمع کر دی گئی ہے اور تاریخ چین کو مختصر طور پر بیان کیا ہے۔ تیسرے ضمیمہ میں چین کے تمام بادشاہوں کی سن وار فہرست ہے جس کا مسلسل عجائبات چین کی ایک گویا مثال ہے۔

شوکنگ کے ترجمے کے ساتھ ان مفصل ضمیموں کو پیش کرنے سے جہاں یہ مقصد ہے کہ اس صحیفہ تاریخی کو ناظرین زیادہ اچھی طرح سمجھ سکیں اور اس سے پورا پورا مزہ لے سکیں وہاں اس چیز کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا ہے کہ ہماری زبان میں چین کے متعلق کارآمد اور جامع مختصر تک کی معلومات کی ایک کتاب ہو جائے۔ تاکہ وہ حضرات جو ابھی انگریزی نہ جاننے کی وجہ سے معلومات سے محروم رہتے ہیں اس سے استفادہ حاصل کر سکیں۔ یہ کتاب اگر ایک طرف چین کی قدیم ترین تہذیب پیش کرتی ہے تو دوسری طرف اپنے قارئین کو ہر شعبہ مثلاً تاریخ، ادب، مذہب، فلسفہ، جغرافیہ، سیاست، تجارت، دستکاری وغیرہ سے آشنا کرتی ہے۔

گزشتہ بارہ مہینے کی مطبوعات

نقش و نگار ۱۲؍ میدان عمل ۱۲؍ میری کہانی للعہ
پشتا لوزی ۱۲؍ تاریخ فلسفہ اسلام (دوسری بار) ۱۲؍
شعلۂ شبنم ۱۲؍ ہندوستان میں زراعت کا مسئلہ (؍) ۲؍
ٹکروں ثنا ۱۲؍ جدید دستور کا خاکہ (؍) ۲؍
معاہدہ عمرانی ۱۲؍ سیرۃ الرسول (پانچویں بار) ۱۲؍
مضامین رشید ۱۲؍ صحیفۂ چین ۱۲؍ واردات ۱۲؍
سو شعر کے ۵ مجموعے۔ ہر ایک چار آنے (۴؍)

بچوں کی کتابیں

تمیل خاں ۲؍ بچوں کی کہانیاں ۲؍ بیکاری ۲؍
لال مرغی ۲؍ ترکوں کی کہانیاں (دوسری بار) ۲؍
دنیا کے بچے ۵؍ تاریخ ہند کی کہانیاں (؍) ۳؍
بچوں کا چڑیا گھر ۲؍ بچوں کی نظمیں (؍) ۲؍
جگنو ۳؍ عقائد اسلام (؍) ۱؍
سرکار دو عالم (تیسری بار) ۸؍ باغبانی پروجیکٹ (؍) ۲؍
اچھی باتیں (چوتھی بار) ۲؍ سرکار کا دربار (آٹھویں بار) ۲؍
دنیا کے بسنے والے (دوسری بار) ۵؍ کاکا تات ۲؍
چھوٹا چیو ۲؍ ایورسٹ اور ننگا پربت ۵
بچوں کا قاعدہ (دوسری بار) ۴؍

انتظام کتب خانہ اور اس کی فن وار تقسیم

از جناب سید بشیر الدین صاحب و سید جمیل احمد صاحب نقوی

(النمن لائبریری مسلم یونیورسٹی علیگڈھ)

(۲)

کتب خانہ کی عمارت اور فرنیچر

فن انتظام کتب خانہ کا ایک ہلکا سا خاکہ "لائبریرین شپ" کا ایک دھندلا سا تخیل آپ کے روبرو پیش کرنے کے بعد اب ہم اس پیشہ کے خصوصی حالات اور اس فن کے اہم عنوانات پر ذرا تفصیل کے ساتھ بحث کرنا چاہتے ہیں۔

سب سے اول، فطرتاً کتب خانہ کی عمارت کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ گو جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے، اس اہم مسئلہ پر روشنی ڈالنا محض عبث اور اس خاص مقصد کے لئے زبان ہلانا نقار خانہ میں طوطی کی آواز کے مصداق ہے لیکن بسبیل تذکرہ اگر اس کے بنیادی نکات بیان کر دئے جائیں تو غالباً نامناسب نہ ہوگا۔

گزشتہ باب میں بیان کیا جا چکا ہے کہ مغربی ممالک میں کتاب خانہ کی عمارت فن تعمیر کی ایک علیحدہ شاخ تسلیم کر لی گئی ہے۔ اور اس قسم کی عمارت کا نقشہ بنانے کا کام بھی اس مخصوص فن کے ماہرین کے سوا کسی اور کو سپرد نہیں کیا جاتا۔ ہندوستان میں شاذ و نادر ہی ایسا ہوتا ہے کہ ایک کتب خانہ کسی ایسی عمارت میں جاری کیا جائے جو خاص طور پر اسی غرض سے تعمیر کی گئی ہو۔ عموماً تو یہی ہوتا ہے کہ کسی عمارت کا ایک حصہ کتب خانہ کے لئے رکھ دیا جاتا ہے اور غریب لائبریرین سے اس بات کی امید کی جاتی ہے کہ وہ حتی الامکان بہتر سے بہتر طریقہ پر اس کو مرتب و منظم کرے۔ اگر آپ ذرا غور فرمائیں گے تو آپ پر روشن ہو جائے گا کہ یہ کس درجہ دشوار کام ہے لیکن اس کے باوجود اگر ایک ہوشیار لائبریرین چند آداب و اصول متعلقہ کو پیش نظر رکھے تو اس بے ڈھنگی عمارت کو بھی اپنے ڈھنگ کا بنانے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

ہر کتب خانہ عام طور سے چند شعبوں پر مشتمل ہوتا ہے یعنی "دارالمطالعہ"، "شعبہ اجرائے کتب"، "ریفرنس روم"، "لائبریرین اور کیٹلاگ کے لئے بھی ایک ایک کمرہ مخصوص ہوتا ہے۔ اکثر کتب خانوں میں تنگیٔ گنجائش کی وجہ سے "دارالمطالعہ" اور "ریفرنس سیکشن" یکجا کر دئے جاتے ہیں۔ یہ ایک بڑا نقص ہے۔ حتی الوسع اگر حالات اجازت دیں تو ایسا کرنا چاہئے۔ وہی کتب خانہ سب سے زیادہ مفید ہے جس سے عوام الناس کو زیادہ سے زیادہ فیض پہنچے۔ لہٰذا شعبہ وار تقسیم کے وقت اس اصول کو پیش نظر رکھنا لائبریرین کا اولین فرض ہے کہ وہ مجوزہ شعبوں کو اس طرح ترتیب دے کہ کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ اشخاص بیک وقت کتب خانہ سے استفادہ حاصل کر سکیں۔

دارالمطالعہ Reading Room

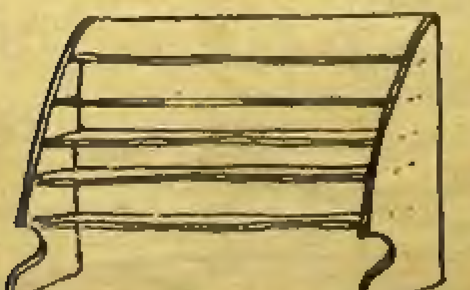
دارالمطالعہ (ریڈنگ روم) اخبارات، رسائل و جرائد اور دوسری اسی قسم کی موقت الشیوع مطبوعات پر مشتمل ہوتا ہے۔ کتب خانہ کا یہ وہ حصہ ہے جو کثرت سے قارئین کے استعمال میں رہتا ہے۔ ہر مذاق کا پڑھنے والا اس میں داخل ہوتا ہے۔ بعض اوقات چند منٹ ہی کے لئے۔ اور پھر واپس چلا جاتا ہے۔ لہٰذا اس سیکشن کو ایسے کمرہ میں ہونا چاہئے جو مناسب طور پر عام گزرگاہ سے قریب تر واقع ہو۔ اگر دارالمطالعہ کی کھڑکیاں شارع عام پر کھلتی ہوں تو اور بھی بہتر ہے تاکہ عوام کی توجہ اس کی طرف آسانی سے منعطف کی جا سکے۔ گو بادی النظر میں یہ ایک بہت معمولی بات معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت میں بہت مفید ہے اور اس کے ذریعہ پروپیگنڈا تو خوب ہی ہوتا ہے۔

دارالمطالعہ کے رقبہ و گنجائش کا حساب لگاتے وقت اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ ایک آدمی پندرہ مربع فٹ جگہ میں آسانی سے کام کر سکتا ہے۔ اس اصول کے ماتحت ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک کمرہ جس کی لمبائی ۵۰ فٹ اور چوڑائی ۴۰ فٹ (رقبہ ۲۰۰۰ مربع فٹ) ہو ۱۳۰ اشخاص کے نشست کیلئے کفالت کر سکتا ہے۔ اور اسی میں فرنیچر، الماریوں وغیرہ کے رکھنے کی جگہ بھی شامل ہوگی۔ یہ کمرہ (یعنی دارالمطالعہ) پبلک لائبریریوں میں ٹائم ٹیبل اور اسی قسم کے دوسرے نقشہ جات و اشتہارات جو عوام الناس کیلئے مفید ہو سکتے ہیں آویزاں کرنے کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

دارالمطالعہ میں اخبارات وغیرہ رکھنے کا عام طریقہ یہ ہے کہ دیواروں کے سہارے چاروں طرف ڈھلواں تختے (وال اسٹینڈ) دیواروں سے آگے کو نکلے ہوتے ہیں جن کے سامنے پڑھنے والے کھڑے ہوتے اور پڑھتے ہیں۔ یہ تختے یا اسٹینڈ زمین سے چار فٹ اونچے ہونے چاہئیں اور ان کے اوپر کی طرف چھ انچ جگہ اخبار وغیرہ کا نام لکھنے کیلئے چھوڑ دی جاتی ہے۔ بجائے دیوار سے متصل آگے کو نکلا ہونا چاہئے مگر ذرا ڈھلواں۔ بعض اوقات یہ تختے تہ دار ہوتے ہیں اور حسب ضرورت اوپر نیچے کم و زیادہ کئے جا سکتے ہیں۔ بعض کتب خانوں میں وسط کمرہ میں دو رخے ڈھلواں تختے جن کو انگریزی میں "فلور اسٹینڈ" کہتے ہیں استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ ان سے تو اگر پرہیز کیا جائے تو بہتر ہے۔ یہ نکما دو طرح قارئین کی نگرانی کرنے میں حائل ہوتے ہیں، دوسرے ان کی اونچائی اور پھیلاؤ کی وجہ سے کمرہ میں ہر جگہ یکساں روشنی نہیں پہنچ پاتی۔ علاوہ ازیں یہ جگہ بھی کافی گھیرتے ہیں۔

مطالعہ کی میزیں ۳۰ فٹ سے ۶ فٹ تک اونچی ہونا چاہئیں۔ بہتر تو یہ ہے کہ بجائے ایک بڑی طویل میز کے بہت سی چھوٹی چھوٹی میزوں کا انتظام کیا جائے جو ۵ فٹ لمبی اور ۳ فٹ چوڑی ہوں۔ ایسی میزوں پر ۴ آدمی آسانی سے بیٹھ سکتے ہیں یعنی چار اس سرے پر اور چار اس سرے پر۔ میزوں کے پائے سرے سے ۲ انچ پیچھے ہٹا کر لگانے چاہئیں تاکہ پڑھنے والے کے پیروں سے نہ ٹکرائیں۔ یا ان کے درمیان میں نہ آنے پائیں۔ کمرہ کی ایک سمت نگرانی کے لئے چھوڑ دی جانی چاہئے۔

اخبارات ترتیب دینے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ہر میز کے بیچوں بیچ میں کٹہرے کی شکل کی ایک اوٹ بنی ہونی چاہئے جو تقریباً ایک فٹ اونچی ہو۔ اور اس کے ڈھلواؤ پر ایک گتہ کے سہارے اخبار بالکل سیدھا رکھا جا سکے۔ اور گتہ کے ابھرے ہوئے حصہ پر اس اخبار وغیرہ کا نام بھی لکھا ہونا ضروری ہے۔ اخبارات و جرائد عموماً میزوں پر رکھے جاتے ہیں۔ ان کو میلا اور بوسیدہ ہونے سے محفوظ رکھنے کیلئے ان کیلئے مستقل گتہ (جس کو انگریزی میں کور کہتے ہیں) ہونا چاہئے جو مضبوط دفتی کا بنا ہو۔ اور اوپر کے رخ پر جریدہ کا نام کندہ ہو۔



بائیں جانب "پیریاڈیکل ریک" کا ایک خاکہ دیا جاتا ہے جو موقت الشیوع لٹریچر کو سلیقہ اور ترتیب سے رکھنے کے لئے بہت مفید ہے۔ یہ پانچ فٹ کا ہوتا ہے اور اس میں چالیس رسائل و جرائد آسانی سے ترتیب دئے جا سکتے ہیں۔

دارالمطالعہ کی کرسیاں بغیر ہتھے کی ہونی چاہئیں۔ کیونکہ ہتھے دار کرسیاں کافی جگہ گھیرتی ہیں۔

نوٹ :- اگلے پرچے میں ایک پبلک لائبریری کا نقشہ دیا جائے گا اور لینڈنگ لائبریری کے انتظامات کی تشریح کی جائے گی۔ امید ہے کہ پبلک لائبریریاں اس سے پورا فائدہ اٹھائیں گی۔

اردو کے نئے رسالے اور کتابیں

علی گڑھ میگزین — زیر ادارت جناب معین الدین صاحب دردائی۔
یہ طلبائے علی گڑھ کا سہ ماہی آرگن ہے۔ اور ان کی علمی و ادبی دلچسپیوں کی جولان گاہ۔ اس کے ایڈیٹر کا انتخاب ہر سال ہوتا ہے۔ اس سال جناب دردائی صاحب ادارت کے فرائض خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں۔ ان کی کوشش ہے کہ رسالے میں زیادہ تر مضامین طلبا یا زیادہ سے زیادہ مقامی اساتذہ کے شائع ہوں۔ اس کوشش میں وہ بڑی حد تک کامیاب ہیں۔ مضامین کا معیار بھی خاصا بلند ہے۔ بعض مضامین خاص محنت اور توجہ سے لکھے گئے ہیں۔ مثلاً لسانیات، دہلی کی اولین ترکی سلطنت، وغیرہ۔ ایک خاص بات یہ ہے کہ دردائی صاحب کے عہد میں اب تک دو پرچے صحیح وقت پر شائع ہو چکے ہیں جو اس رسالے کی تاریخ میں ایک نئی سی بات ہے۔

مجلۂ عثمانیہ (سہ ماہی) — ایڈیٹر سید اشفاق حسین صاحب و محمد شہاب الدین صاحب تقطیع بڑی ضخامت مع حصہ انگریزی ۳۰۰ صفحات۔ کتابت و طباعت اعلیٰ۔ قیمت سالانہ سے ۲ فی پرچہ ۱۲ مقام اشاعت۔ دفتر مجلۂ عثمانیہ، حیدرآباد دکن۔

یہ طلبائے جامعۂ عثمانیہ کا سہ ماہی آرگن ہے اور توجہ اور اہتمام سے نکالا جاتا ہے۔ زیر نظر نمبر اس کا جوبلی نمبر ہے جو اعلیٰ حضرت حضور نظام کی جوبلی کے موقع پر نکالا گیا ہے۔ شروع میں رنگین آرٹ پیپر پر لطف ہمایونی کے عنوان سے اعلیٰ حضرت حضور نظام کا پیام اور ایک ایڈریس کا جواب ہے جو سلور جوبلی کے موقع پر رعایا کی طرف سے پڑھا گیا تھا۔ پھر ہز ہائی نس پرنس آف برار کا پیام ہے۔ نیز ملک کے مشاہیر کے وہ پیام بھی نقل کئے گئے ہیں جو فرزندان جامعۂ عثمانیہ کے نام اس موقع پر موصول ہوئے ہیں۔ اس کے بعد مضامین کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ ان مضامین کی خصوصیت یہ ہے کہ سوائے ایک نظم کے سب کے سب مضمون جامعہ کے طلبا یا اساتذہ اور طلبا قدیم کے لکھے ہوئے ہیں۔ اور زیادہ تر حیدرآباد ہی سے متعلق ہیں۔ حیدرآباد کی علمی، ادبی، صنعتی، معاشرتی و معاشی، غرض تعمیری کوششوں کی مفصل روداد مختلف عنوانات کے تحت اس رسالے میں آپ کو ملے گی۔ چند اچھی اچھی نظمیں بھی ہیں۔ ان میں مرحوم ز۔ خ۔ ش کی نظم ارمغان کا پیام خاص طور سے قابل ذکر ہے۔ انگریزی کا حصہ بھی ایسے ہی مفید مضامین پر مشتمل ہے۔ ہم اس کامیاب اشاعت پر کارکنان مجلۂ عثمانیہ کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

ہندوستانی (ماہنامہ) — ایڈیٹر رشید کمال ایم۔ اے۔ چندہ سالانہ تین روپے (سے)
ملنے کا پتہ:۔ عزیز منزل، مرادآباد

نیستان — الہ آباد یونیورسٹی (اردو ایسوسی ایشن) کا ماہوار رسالہ۔ مدیر سید محمد رضا حسن علی خاں۔ قیمت فی پرچہ ۸
ملنے کا پتہ:۔ اردو ایسوسی ایشن۔ الہ آباد یونیورسٹی الہ آباد۔

دلگداز (ماہانہ) — مدیر عبدالمجید شمیم۔ سالانہ چندہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)
ملنے کا پتہ:۔ کشمیری بازار۔ لاہور۔

یثرب (ماہانہ) — مدیر ایم شفیع اللہ۔ سالانہ چندہ ایک روپیہ (عہ)
ملنے کا پتہ:۔ جدید ایجنسی۔ ڈاک خانہ وطن۔ لاہور۔

کتابیں

مضمون نگار — از عبدالقدوس صاحب نشاط بدایونی تقطیع چھوٹی۔ کتابت و طباعت عمدہ صفحات ۵۵۔ قیمت ۲ ؍
ملنے کا پتہ:۔ نمبر ۱۱، گرانٹ لین۔ کلکتہ

تاریخ التفسیر — مصنفہ قاضی عبدالصمد صارم۔ تقطیع بڑی۔ کتابت و طباعت اچھی صفحات ۱۲۵ قیمت عہ
ملنے کا پتہ:۔ قاسم المعارف دیوبند۔ ضلع سہارنپور۔

النبی الخاتم — از مولانا سید مناظر احسن گیلانی۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب۔ صفحات ۱۰۱۔ قیمت ۸ ؍
ملنے کا پتہ:۔ مکتبۂ علیہ چار مینار حیدرآباد دکن۔

ڈرائینگ ٹیچر — مؤلفہ ایس محمد عروج حسین ڈرائینگ ماسٹر۔ کتابت و طباعت معمولی صفحات ۲۰۲
ملنے کا پتہ:۔ ادارۂ مصنوعات ملکی سرکار عالی حیدرآباد دکن۔

انمول جواہرات — از جناب ہیرا لال صاحب ورمن۔ تقطیع بڑی ضخامت ۴۴ صفحات۔ قیمت ۸ ؍
ملنے کا پتہ:۔ سرن داس پریم نگر دیال باغ آگرہ۔

مجاہد ہند — از ضیف امرتسری۔ کتابت و طباعت معمولی صفحات ۴۳۔ قیمت ۲ ؍ ملنے کا پتہ۔ محمد اسحاق حنیف لوگ کمرہ امرتسر

فاؤسٹ

گوئٹے کی شہرۂ آفاق کتاب فاؤسٹ کا ترجمہ ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب نے کیا ہے۔ یہ کتاب انجمن ترقی اردو نے شائع کی ہے اور مکتبہ جامعہ سے مل سکتی ہے۔ آج اس کتاب کا تمہیدیہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے:۔

"کیوں اے سیماب روش تصورات تم پھر میرے سامنے آگئے! ایک دن تھا کہ میں تمہیں دھندلی نظروں سے دیکھتا تھا کیا اب میں تمہیں الفاظ کے رشتے میں پرونے کی کوشش کروں؟ کیا میرے سر میں اب تک تمہارا سودا باقی ہے؟ اللہ رے تمہارا ہجوم اور تمہاری ریل پیل! اچھا لو آؤ اور میرے دل میں راج کرو، اے دل فریب خیالو جو کہر اور دھند سے اڑے چلے آتے ہو۔ میرے سینے میں جوانی کی آگ پھر بھڑک اٹھی ہے اس جادو کی ہوا کی جو تمہارا طوفان ساتھ لایا ہے۔

تم مجھے میری عشرت فانی کے نقشے دکھاتے ہو اور وہ صورتیں جو مجھے پیاری تھیں پھر نظر آرہی ہیں! کسی پرانے گیت کی طرح جو بھولا ہوا سا، بے صدا سا ہو۔ مجھے ان پہلی محبتوں اور دوستیوں کی یاد پھر ستا رہی ہے۔ پرانی چوٹیں پھر ابھر آئی ہیں؛ نئے سرے سے زندگی کی بھول بھلیاں سے نوحۂ غم کی آواز بلند ہے اور ان دوستوں کا ماتم کر رہی ہے جو حسین گھڑیوں کی آرزو کرتے کرتے تقدیر سے مایوس ہو کر، مجھے جدائی کا داغ دے گئے۔

وہ روحیں جنہیں میں اپنے پہلے گیت سناتا تھا، میرے آخری نغموں کو نہیں سن سکتیں۔ وہ پیارا و اخلاص کی صحبتیں منتشر ہو گئیں۔ میرے راگ کی پہلی صدائے بازگشت نامحدود فضا میں گم ہو گئی۔ اب میرے نئے ترانوں کی سننے والی ناآشنا صورتیں ہیں جن کی تعریف سے میرا دل دھڑکنے لگتا ہے۔ میرے پرانے قدردانوں میں سے دو چار جو بچ رہے ہیں، خدا جانے کہاں ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔

میرے دل میں آج سنجیدہ اور پرسکون عالم ارواح کی آرزو جو مدتوں سے دب گئی تھی پھر ابھر آئی ہے۔ میرا شکستہ گیت ایولین* رباب کے راگ کی طرح بے ترتیب سروں میں بکھر جاتا ہے۔ مجھ پر روحانی خوف طاری ہے، میری آنکھ سے آنسو جاری ہیں، میرا دل جو لوہے کی طرح مضبوط تھا اب نرم اور کمزور ہے۔ جو چیزیں میرے پاس ہیں وہ دور نظر آتی ہیں اور کھوئی ہوئی چیزیں حقیقی معلوم ہوتی ہیں۔"

قیمت مجلد للعہ، غیر مجلد عہ

---

* aeolian harp. ایک باجا جو ہوا چلنے سے خود بخود بجتا ہے۔

بچوں کا رسالہ

پیامِ تعلیم دہلی



فوراً خریدار بن جائیے تو آپ کو ایک نہایت خوبصورت سالنامہ ملے گا۔ اب اپنا چندہ بھیجنے میں دیر نہ کیجیے۔

یہ بات سب بچے، اُن کے والدین اور اُستاد تسلیم کر چکے ہیں کہ "پیام تعلیم" سے بہتر اردو میں اب تک کوئی رسالہ شائع نہیں ہوا۔ اور اس کا نہایت خوبصورت، شان دار سالنامہ تو ایسی آب و تاب سے نکلتا ہے کہ ہندوستان کی دوسری زبانیں بھی ایسی مثال پیش نہیں کر سکتی ہیں ـــــ یہ کتنے فخر کی بات ہے؟

کیا آپ اپنے بچوں کو اس رسالے سے محروم رکھیں گے؟

پیام تعلیم کے سالنامے میں کیسی عجیب تصویریں اور مفید نقشے شائع ہوتے ہیں، اس کا کچھ اندازہ اس نقشہ پر ایک نظر ڈال کر آسانی سے ہو سکتا ہے۔ ہزاروں برس کی تاریخ ایک ورق میں آگئی۔ آپ کو معلوم ہو تو بتائیے کہ اردو کے کس رسالے میں ایسی چیزیں شائع ہوتی ہیں؟

صرف دو روپے آٹھ آنے بھیج دیجیے

تو پھر ایک سال تک آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا رہے گا۔ اگر سالنامہ ہی خریدنے کا خیال ہو تو ۱۲ ارسال فرمادیجیے ـــــ سالنامہ ۹ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو شائع ہوگا۔



ایجنسی کی کتابیں

اسلام اور موجودہ مدنی مسائل۔ یہ وہ مقالہ ہے جو مولانا حکیم محمد عبدالرؤف صاحب دانا پوری نے جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کے اساتذہ وطلبہ کے سامنے پڑھا۔ قیمت ۸ر

سلاطین وقائدین اسلام۔ یوسف احمد جندوی نے موجودہ اسلامی دنیا کے ہر ملک کے بادشاہ کی پیدائش، تربیت، تخت نشینی اور نظام حکومت جنگ عظیم سے لیکر آج تک کی ہے۔ قیمت ۱۲ر

دیوان غالب (مع مقدمہ و فرہنگ) آغا محمد طاہر صاحب نبیرۂ آزاد نے مرزا اسد اللہ خاں غالب کے اور جواہر پاروں کا انتخاب خود مرزا صاحب کے قلمی نسخہ کے مطابق کیا ہو ... [illegible]

سو شعر کا ست۔ غالب کے سو شعر۔ میر کے سو شعر۔ ... کے سو شعر۔ داغ کے سو شعر۔ اکبر کے سو شعر۔ درد کے سو شعر۔ حسرت کے سو شعر۔ جرأت کے سو شعر۔ فانی کے سو شعر۔ اصغر کے سو شعر۔ جگر کے سو شعر

ہم کس طرح کامیاب ہوسکتے ہیں۔ مصنفہ پروفیسر ... [illegible]۔ اس میں موصوف نے ہندی نوجوانوں کو کامیابی کے مختلف راستے دکھائے ہیں۔ قیمت عہ

کلام ٹیگور حصہ اول۔ پروفیسر ایم ضیاء الدین صاحب نے رابندرناتھ ٹیگور کی مختلف بنگالی نظموں اور گیتوں کا اردو ترجمہ کرکے اردو ادب میں ایک اچھا اضافہ کیا ہے۔ قیمت ۱۲ر

صد بند ٹیگور (حصہ اول) پروفیسر ایم ضیاء الدین نے کلام ٹیگور کی ایک سو مختلف نظموں اور گیتوں کا ترجمہ فارسی میں کیا ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے (۲؎)

تندرستی اور توانائی۔ کرنل بھولاناتھ نے اپنے چالیس سالہ تجربہ کی بنا پر یہ بتلایا ہے کہ انسان کے ۹۵ فی صدی امراض خود اس کی لاپرواہی سے پیدا ہوتے ہیں۔ قیمت ۱۰ر

مصطفیٰ کمال۔ سید اشفاق حسین صاحب ایم اے نے یہ کتاب بچوں کے لئے لکھی ہے اور کوشش کی ہے کہ غازی کمال پاشا کی سیرت کے تمام زندگی بخش پہلو نمایاں ہو جائیں۔ قیمت عہ

خالدہ ادیب خانم۔ حکیم محمد عبدالمجید صاحب جنتی نے خالدہ ادیب خانم سابق وزیر تعلیم حکومت انگورہ کی سبق آموز زندگی کے مختلف پہلو مسلمان مردوں اور عورتوں کیلئے پیش کئے ہیں۔ قیمت ۸ر

ایوان تمدن۔ مصنفہ ڈاکٹر مرزا ریاض احمد بیگ چغتائی۔ تہذیب حاضرہ کی ... تصویر دلکش پیرایہ میں۔ سیرت نگاری کے اصول پر اپنی قسم کی بہترین تصنیف۔ قیمت عہ

جڑی بوٹی کا ...۔ مؤلفہ حکیم محمد عبدالمجید صاحب جنتی۔ اس میں مشہور بوٹیوں کے متعلق دلچسپ معلومات۔ مختلف نام، اقسام، ماہیت، شناخت وغیرہ بشکل ... ہے۔ قیمت ۱۲ر

سلسلہ تجلیات نظم (اردو)۔ مرتبہ الیاس برنی صاحب۔ جذبات فطرت حصہ اول۔ حصہ دوم۔ حصہ سوم۔ حیات ... حصہ اول۔ حصہ دوم۔ مناظر قدرت حصہ اول۔ حصہ سوم۔ حصہ چہارم

نوٹ:- جذبات فطرت کا حصہ چہارم، حیات کا حصہ سوم و چہارم اور مناظر قدرت کا حصہ دوم زیر طبع ہیں۔

ہمارے ذخیرے میں اس ماہ کا اچھا اضافہ

مقالات شبلی۔ (تاریخی حصہ دوم) جلد ششم۔ مولانا شبلی نعمانی مرحوم کے تمام وہ مضامین کا مجموعہ جن کو مختلف رسالوں سے یکجا کیا گیا ہے۔ قیمت عہ

مقالات حالی۔ مولانا حالی کی تمام تقریریں اور کتابوں کے تبصرے اس میں جمع کردیے گئے ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

تاریخ فلسفۂ سیاسیات۔ از پروفیسر محمد مجیب صاحب۔ اردو میں اپنے موضوع کے لحاظ سے سب سے اچھی کتاب۔ پروفیسر موصوف نے اس میں سیاسیات کے تاریخی نظریئے سے بحث کی ہے۔ قیمت للعہ

پیغمبر صحرا۔ (دی پرافٹ آف دی ڈیزرٹ) مصنفہ علامہ شیخ خلیل گابا کا اردو ترجمہ۔ اس میں اختصار کے ساتھ پیغمبر اسلام کی زندگی اور چیدہ چیدہ واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت غیر مجلد ۸ر مجلد ۱۲ر

فلسفۂ عجم۔ مترجمہ میر حسن الدین صاحب بی اے۔ کتاب کا موضوع ایرانی قوم کی انفرادی سیرت اور اس کی مخصوص روح فکر وحکمت ہے۔ قیمت عہ

وفاق اور ریاستیں۔ مصنفہ مولوی میر حسن الدین صاحب۔ مصنف کے ان متعدد مضامین ومراسلات کا کتابی مجموعہ ہے۔ جو رہبر دکن میں وقتاً فوقتاً شائع ہوئے۔ قیمت ۱۲ر

گہرستان۔ مترجمہ نگار شوکت تھانوی کا مجموعہ کلام۔ انداز بیان کی لطافت، واقعات حسن وعشق کی مصوری ہے اگر لطف اندوز ہونا ہے تو اسے ضرور پڑھئے۔ قیمت عہ

پھلوں کی کھیتی اور تجارت۔ تارا چند ... بی ایس سی نے ان کسانوں کیلئے لکھی ہے جو پھلوں کی کاشت اور تجارت کی طرف متوجہ ہوں۔ قیمت عہ

ذکر نبی۔ نصیر الدین ہاشمی صاحب نے سیرۃ النبی صلعم کے مختلف پہلوؤں پر جو مضامین لکھے ہیں ان کا مجموعہ کتابی شکل میں پیش کیا ہے۔ قیمت ۱۲ر

نقش ونگار۔ جلیل احمد صاحب قدوائی کی نظموں اور غزلوں کا مجموعہ۔ حسرت پسندی کا روح پرور نمونہ۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

سیر گل۔ جلیل احمد قدوائی کے مختصر افسانوں کا مجموعہ۔ کچھ افسانے تو مصنف کے ہیں اور کچھ مغرب کے افسانوں کا ترجمہ۔ اس میں مختلف ذوق رکھنے والے حضرات کیلئے دلچسپی کا سامان ہے۔ قیمت عہ

جلال الدین خوارزم شاہ۔ مترجمہ سید سجاد حیدر صاحب یلدرم۔ ترکی کے نامور ادیب نامق کمال بے کے ایک تاریخی ڈرامہ کا ترجمہ جسکا حرف حرف قومی غیرت کی روح دوڑتی ہوئی ہے۔ قیمت عہ

پرانا خواب اور دو اور افسانے۔ مترجمہ سید سجاد حیدر صاحب یلدرم۔ پرانا خواب ترکی ادب کا ترجمہ ہے اور ... دو دلچسپ افسانے ہیں۔ قیمت عہ

مونا وانا۔ مصنفہ مارس میٹرلنک کے ڈرامہ کا اردو ترجمہ جلیل احمد قدوائی صاحب نے پیش کیا ہے۔ قیمت عہ

ثالث بالخیر۔ مترجمہ سید سجاد حیدر صاحب یلدرم۔ یہ ایک فسانہ نگار احمد حکمت کے ناول کا ترجمہ ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸ر)

حکایات واحساسات۔ سید سجاد حیدر صاحب یلدرم کے مختصر افسانوں اور مضامین کا دوسرا مجموعہ ہے۔ خیالستان کا حصہ دوم سمجھنا چاہئے۔ قیمت عہ

آسیب الفت۔ از سید سجاد حیدر صاحب یلدرم۔ اس میں عشق ومحبت کے عنصر کو آسیب اور بھوتوں کی روحوں کے تخیل سے ملایا گیا ہے۔ قیمت ۱۲ر

زہرا۔ سید سجاد حیدر صاحب یلدرم بی اے علیگ نے ایک ترکی ناول کا ترجمہ پیش کیا ہے۔ جو بہت ہی دلچسپ اور نصیحت آمیز ہے۔ قیمت ۸ر

سودا۔ شیخ چاند صاحب کا مقالہ مرزا محمد رفیع سودا کی حیات، تصانیف، اور کلام پر مفصل تحقیقی وتنقیدی بحث۔ قیمت غیر مجلد عہ

خطوط کی ستم ظریفی۔ مصنفہ مرزا عظیم بیگ چغتائی۔ پڑھئے، غور کیجئے اور مرزا کی جان کو دعا دیجئے۔ قیمت صرف بارہ آنے (۱۲ر)

درس معاشرت۔ از جناب سید محمد حسن صاحب ... اس میں دو مسلمان گھرانوں کی صحیح حالت افسانے کی شکل میں ظاہر کی گئی ہے۔ بہت مفید اور نصیحت آمیز۔ قیمت ۸ر

تخیلات۔ سید افضل علی صاحب ایم اے کے ان مضامین کا مجموعہ جو مختلف رسائل میں منتشر تھے۔ قیمت صرف دو روپے (۲ر)

مثنوی مادر ہند۔ از شاد عظیم آبادی۔ یہ مثنوی اپنی طرز کی پہلی مثنوی ہے جو ملکہ وکٹوریہ آنجہانی کی پہلی جوبلی کے موقع پر لکھی گئی تھی۔ اب تک ... ایسی مثنوی شائع نہیں ہوئی ... قیمت ...

داستان عجم۔ از جناب نصیر الدین خیال مرحوم۔ اگر آپ آزاد کو پھر سے زندہ دیکھنا چاہتے ہیں تو داستان عجم پڑھئے۔ خیال نے آزاد کی چیزوں کو اور زیادہ رنگین ... [illegible]

صلاح کار۔ مصنفہ چودھری محمد علی صاحب تعلقدار ردولی۔ نوجوانوں کو زندگی گزارنے کے مادرانہ مشورے۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸ر)

چند گھنٹے حکمائے قدیم کی روحوں کیساتھ۔ از نیاز فتحپوری۔ مشہور ماہرین طبیعات اور علماء کے اجتماعات سے سات گھنٹے کی ملاقات کا مفصل ذکر۔ قیمت عہ

روح الاسلام۔ مؤلفہ ... محمد عبداللہ خاں صاحب ... بچوں کے لئے نہایت مفید کتاب۔ دینیات ... روایات ... کی تعلیم۔ قیمت عہ

فانوس بزم۔ خادم حسین صاحب خادم کے کلام کا مجموعہ۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

(پرنٹر وپبلشر محمد ... الدین نے محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں چھپوا کر شائع کیا)